بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عورت کی حکمرانی جائز ہے یا ناجائز؟

استفتاء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! کیا فرماتے ہیں علماء اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی درج ذیل احادیث مبارکہ پڑھی ہیں کہ:

جب تمہارے حکمران تمہارے بدترین لوگ ہوں اور مال دار بخیل ہو جائیں اور تمہاری سربراہی و حکمرانی عورتوں کے سپرد کردی جائے تو تمہارے لیے زمین کے اوپر رہنے سے قبر میں چلے جانا بہتر ہوگا۔ (سنن ترمذی، ابواب الفتن، رقم الحدیث: ۲۲۶۶) دوسری حدیث میں ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کو یہ خبر پہنچی کہ اہل فارس نے کسریٰ کی بیٹی کو تخت و تاج کا وارث بنایا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ قوم کبھی فلاح نہیں پاسکتی جس نے اپنا حکمران کسی عورت کو بنایا ہو۔

ان احادیث کی روشنی میں دریافت طلب امر یہ ہے کہ بعض مسلمان ممالک میں عورتوں کو سربراہ یا وزیر بنایا جاتا ہے، جعلی یا حقیقی ووٹوں سے عوام یا وہاں کی فوجی اور ڈکٹیٹر طاقتیں اپنے ذاتی مقاصد و مفادات یا خوف کی وجہ سے عورتوں کو سربراہ مقرر کرتے ہیں۔ عوام الناس ان سربراہ عورتوں کے جلسوں میں شریک ہوتے ہیں۔ اسی طرح بعض عام علماء حضرات اپنے ذاتی مفادات کے لیے انہیں اپنے سیاسی جلسوں میں شرکت کی دعوت دیتے ہیں اور ان کی حکومت کو جائز قرار دیتے ہیں۔

آپ سے دریافت طلب امر یہ ہے کہ:

۱. کیا عورتوں کی سربراہی و حکومت جائز ہے؟

۲. کیا عورتوں کو سربراہِ مملکت، وزیر اور مختلف حکومتی اداروں کا سربراہ بنایا جاسکتا ہے؟

۳. کیا عورتوں کا سیاسی جلسوں میں عوام الناس کو خطاب کرنا درست ہے؟

قرآن اور نبی کریم ﷺ کے احکامات کی روشنی میں وضاحت فرمادیں۔ شکریہ

سائل: احمد

Contact Email: ulemaeludhiana@gmail.com